

## جناب سیدہ فاطمہ الزہراء پہلی قسط

<"xml encoding="UTF-8?">

حسب الحکم اپنے عزیز ترین دوست جناب صفدر ہمدانی اور حسب وعدہ ہم اب اس ہستی پر بات کر نے جا رہے ہیں جن پہ بات کرنا دنیا کا سب سے مشکل کام ہے یہاں بھی پھر وہی دنیا اور عاقبت دونوں کو خطرہ ہے۔ مگر ہمیں اپنے خدا پر یقین ہے کہ انشا اللہ وہ ہمیں اس مرحلے سے بھی بہ خیر و خوبی نکال لے گا اور اس کے بعد اپنے قارئین پر بھی یقین ہے کہ وہ ہمیشہ کی طرح پذیرا ئی کریں گے۔

ذکران کا ہے جن کے سے ماں باپ کسی کے نہیں تھے اور نہ ان کے جیسے شوہر، اور نہ ان کے جیسے بچے۔ اور نہ ہی رہتی دنیا تک دوبارہ ایسا اتفاق ہو سکتا ہے کہ پورا کنبہ ہمہ خانہ آفتاب ہو۔ یعنی جو ہے وہ اپنی جگہ کامل ہے۔ کیونکہ کہ یہ انہیں کے نصیب میں لکھا گیا تھا اور ایسے معجزے بار، بار نہیں ہوا کرتے لہذا آئندہ ایسے اشخاص ایک گھر میں ایک جگہ کبھی اکٹھا نہیں ہو سکیں گے۔ میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے محبوب (ص) پر اللہ سبحانہ تعالیٰ اپنی نوازشات تمام کر دینا چاہتا تھا۔

والد دیکھئے نبیوں کے سر دار اور رحمت اللعالمین یعنی تمام عالم کے لیئے رحمت، اگر میں ان کی تعریف رقم کرنا شروع کر دوں تو صحیفے رقم ہو جائیں اور تعریف رقم نہ ہو سکے۔ اس لیئے کہ جن کی تعریف خود خدا کر دے، ان کی تعریف انسان سے کہاں ممکن ہے۔ انسان کر رہی ہی نہیں سکتا۔ اس کی مثال بھی قرآن جیسی ہے جو کہ اس نے تمام دنیا کو چلینچ کی شکل میں دے رکھی کہ اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ؟ اور کوئی آج تک نہیں بنا کر دکھا سکا اسی طرح ایک کامل انسان بنا کر دکھادیا اور اس کی تعریف خود فرما کر سب کو دعوت دیدی کہ تم ایسی تعریف کر کے تو دکھاؤ۔ چودہ سو سال سے تمام دنیا کے انسان نعت کہنے اور سیرت لکھنے میں لگے ہوئے ہیں، مگر ہر ایک کو اپنی ہی تعریف خود اپنی نظر میں تشنہ لگتی ہے، لہذا پھر لکھتا ہے اور بار بار لکھتا ہے اور آج تک لکھے جا رہا ہے اور قیامت لکھتا رہے گا۔ مگر اس کے عطا کردہ ایک خطاب ”رحمت اللعالمین“ کا حق ادا نہیں کر سکے گا۔

### والدہ دیکھئے تو خواتین جہاں میں افضل۔ کیوں؟

آپ نے تاریخ میں پڑھا ہو گا کہ عموماً انبیاء کرام کی بیویاں بھی ان کے تابع نہ تھیں اور ان پر ایمان نہیں لائیں! کیونکہ یہ رشتہ ہی ایسا ہے کہ اس میں دونوں کا ہر وقت کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ایک دوسرے کا کچھ چھپانہیں رہتا ہے۔ لہذا بیوی کو قول و فعل میں ذرا سی کمی بھی نظر آئے تو معتقد ہو نا بہت ہی مشکل ہے۔ مگر یہ فخر بھی حضور (ص) کو ہی حاصل ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے بیوی بھی ایسی عطا فرمائی کہ جو بجا ئے عدم اطمینان کا اظہار کرے اور گھبرا ئے، الٹا دلجوئی کر رہی ہے کہ اے میرے نیک شوہر گھبرا ئے نہیں۔ چونکہ آپ بھوکوں کو کھانا کھلاتے ہیں غریبوں اور کمزوروں کی مدد کرتے ہیں لہذا آپ کا رب آپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اور اپنی تمام مال و متاع ان کی نظر کر دیتی ہیں۔ جب ماں ایسی ہو تو بیٹی کیسی ہو گی اور انہوں نے حضرت بتول کی تربیت کیسے فرمائی، وہ آپ آگے چل کر پڑھیں گے۔

شوبر دیکھئے جن کا لقب کرم اللہ وجہ، جو دنیا کے بہادروں کے سردار جو شیر خدا کے لقب سے ظاہر ہے ۔  
 سردار متقین، جو حضور (ص) کے اس ارشادِ گرامی سے ظاہر ہے کہ علی کو برا مت کہو۔ وہ تم سب میں سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے یہاں بھی وہی مسئلہ کہ ان کے بھی اتنے القابات اور فضائل ہیں کہ بیان سے باہر ہیں ۔

اب آتے ہیں بچوں کی طرف تو بچے بھی وہ جن کے لیئے ابو سفیان جب حالتِ کفر میں تھے تو درخواست کرتے ہیں۔ جناب سیدہ ان سے فرما ئیے کہ یہ اپنے نانا سے میری سفارش کر دیں ؟ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ دربارِ رسالت مآب میں یہ سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ وہ بھی دونوں جنت کے نوجوانوں کے سردار اور شہیدوں میں وہ ممتاز مقام حاصل کر نے والے جو شاید ہی کسی کو نصیب ہو ۔ لہذا ان کی پیروی کرتے ہوئے جو آئندہ ظلم کے خلاف لڑتا ہوا شہید ہوا تو وہ حسین ثانی تو کہلائے گا مگر حسین نہیں۔ اب آپ ہی بتائیے اتنی خوبیاں کسی ایک خاندان میں کبھی پہلے جمع ہوئیں تھیں۔ اتنی عظمتیں کسی ایک خاتون کو ملیں ؟ یقینی طور پر میں کہہ سکتا ہوں کہ ہر عادل کا جواب نفی میں ہو گا۔

اور وہ خود کیا تھیں تمام دنیا میں تمام جہاں کے خواتین کی سردار تو عقبیٰ میں جنت کی خواتین کی سردار۔ جن کے اخلاق کے بارے میں وہی حضرت عائشہ فرماتی ہیں جو ان کے والدِ محترم (ص) کے بارے میں فرما چکی ہیں کہ انکا خلق قرآن ہے ۔ اب فرماتی ہیں کہ وہ بالکل عادات و اطوار میں اپنے والدِ محترم کی (ص) طرح تھیں ۔ حتیٰ کہ ان کی چال بھی حضور (ص) کی طرح تھی۔

اسم مبارک ۔ ان کو اسم مبارک بھی فاطمہ عطا ہوا تھا ۔ حالانکہ وہ ابھی شیر خواری کے مرحلہ میں داخل ہی ہوئی تھیں کہ یہ بے نیازانہ نام عطا ہوا ۔ جس کا ترجمہ (معصومہ) بھی ہو سکتا ہے۔ جو کہ لفظِ فطم سے بنا ہے جس کے معنی ہیں وہ شیر خوار بچہ جس کا دودھ چھڑا دیا گیا۔ اور آپ سب جانتے ہیں کہ دودھ چھڑانے کے مرحلے میں بچے میں دونوں خوبیاں ہو جاتی ہیں ۔ کہ مصومیت بنوز باقی رہتی ہے اور وہ عقل سے بھی رو شناس ہو چکا ہوتا ہے۔ اور آپ آگے چل کر پڑھیں گے کہ وہ اپنی پیدا ئش سے وصال تک ان دونوں خصلتوں سے آراستہ رہیں ۔ بعض سیرت نگاروں نے اس کے معنی برا ئی سے رک جانے کے بھی لیئے ہیں۔ اسی کی وجہ وہی ہے کہ عربی میں دودھ پینے سے روک دیئے جانے والے بچے کو فطیم کہتے ہیں ۔

کنیت اُمّ محمد تھی۔ اور القابات بہت سے تھے چند ہم یہاں پیش کر نے کا شرف حاصل کر رہے ہیں۔  
 بتول ۔ جس کے معنی ہیں کہ اپنے زمانے کی تمام خواتین میں سب پر فضیلت یافتہ ، دین و جمال میں سب سے جد اور اللہ تعالیٰ کے سوا سب سے بے نیاز ۔

زہراء۔ مثل جنتی خواتین کے دنیاوی آلا ئشوں سے پاک اور اسی خوبی کی وجہ سے کبھی آپکی نماز قضا نہیں ہوئی اسی لیئے یہ لقب پایا ۔

راضیہ ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ اور رسول (ص) کی رضا پر خوش تھیں اور وہ ان سے راضی تھے۔

سیدہ النساء العالمین ۔ اس لیئے کہ وہ تمام جہاں کی خواتین کی سردار ہیں ۔

سیدۃ النساء اہل الجنتہ۔ وہ تمام جنت کی خواتین کی بھی سردار ہیں ۔

زاکیہ ۔ اس لیئے کہ وہ پیدا ئشی زاکیہ تھیں یعنی نہایت اعلیٰ اخلاق، کردار اور عادات کی مالک ۔

طاہرہ پاکباز ہو نے کی بنا پر کہا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے القابات ہیں ۔

## ان کی پیدائش سے پہلے کے حالات ۔

یہ وہ دور تھا کہ دنیا مادیت میں ڈوبی ہوئی تھی اور کمزوروں کے حقوق غصب کرنا ہر ایک اپنا حق سمجھتا تھا۔ ایسے میں ان کی پیدا ئش ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جو بھوکوں کو کھانا کھلاتا تھا اور مسکینوں کی اس حد تک اعانت کر تا تھا کہ جس کا ثانی نہ تھا۔ لہذا ان کی طبیعت میں عام لوگوں کے برعکس قناعت اور سخاوت پیدا ہو گئی تھی ۔ وہ عام خواتین کی طرح نہ کبھی والد سے ضد کرتی تھیں اور نہ شوہر سے۔ اور ان کی یہ روش اس وقت تک باقی رہی جب تک کہ انہوں نے اس دنیا میں اپنا آخری سانس لیا۔ یہاں بھی حضرت خدیجہ الکبرا ؓ کی تربیت کار فرما تھی جو ان کے ذہن میں انہوں نے بچپن سے بٹھا دی تھی۔ جبکہ ان کے آخری دور میں، زمانہ بدل چکا تھا۔

ایک مرحلہ وہ بھی آیا کہ امہات المومنین نے بھی مطالبہ شروع کر دیا کہ ان کا روزینہ بڑھادیا جائے؟ جس کی پوری تفصیل قرآن پاک میں موجود ہے۔ جس کی وجہ سے کچھ عرصہ تک حضور (ص) نے ان سے قطع تعلق کر لیا ۔ حتیٰ کہ اللہ سبحانہ نے ان کو صاف صاف ارشاد فرمادیا کہ اگر تم اس پر راضی ہو جس پر نبی (ص) راضی ہیں تو رہ سکتی ہو، ورنہ نبی (ص) کو حکم دیا کہ جو جانا چاہیں ان کو کچھ دے دلا کر رخصت کردو۔ ایک ایسا ایک مرحلہ حضرت بتول کی زندگی میں بھی نظر آتا ہے؟ کہ انہوں نے اپنے والد محترم کو ہاتھوں میں چکی پیسنے سے پڑے ہوئے ڈھٹے دکھا کر عرض فرمایا کہ مجھے اب بہت تھکن ہو جاتی ہے، لہذا آپ سب کو غلام اور لونڈیاں بانٹ رہے ہیں، ایک مجھے بھی عنایت فرمادیجیے! حضور (ص) بیٹی کے ہاتھ غور سے دیکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ بجا ئے لونڈی عطا کرنے میں تمہیں تھکن دور کرنے کی وہ تسبیح نہ عطا کردوں کہ جس سے تمہیں آئندہ نہ صرف تھکن نہ ہو، بلکہ قیامت تک امت کے لیئے ثواب اور قرب خدا حاصل کرنے کا ذریعہ بن جائے۔ معصومیت انہیں یہاں تک لے آئی تھی شوہر بھی ہمراہ تھے۔ مگر اب امت کی خیر خواہی غالب آگئی اور انہوں نے اوروں کی طرح ضد نہیں فرمائی اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کی تسبیح لے کر خوشی خوشی واپس تشریف لے آئیں جو کہ ان ہی کے نام سی موسوم ہے اور تمام فرقے بلا تفریق پڑھتے ہیں اور قیامت تک پڑھتے رہیں گے۔ (باقی آئندہ